

إِنَّ الْأَكْبَرَّ الرَّغْبَى نَعْبُدُهُ وَإِنَّ الْفَخْرَ الرَّغْبَى نَحْمَدُهُ

المجلد کہ اس زمان سعادت اقرآن سنہ ۱۲۸۳ ہجری نبوی میں

حزینۃ الاسرار
محالسن الابرار

حسب ارشاد ہدایت بنیاد مولانا مولوی محمد طیب الدین صاحب کمال الشیخ

مفتی من محمد حسن خان کی ہمام سی صاحب

فنعرف الحلال والحرام وما قلتم انه حرام لونه عنه في المنام فعلنا انه ليس بحرام
سوم حلال اور حرام کو سمجھنا ہی میں اس حکم کو علم بخلافی جو حکم کو اس کی طوبی میں منع نہیں کیا سو ہم نے جان لیا کہ یہ حرام نہیں ہی
 ونحو ذلك من الزهات التي كلها الحاد وضلال اذ فيه انحراف للملة الحنيفة والشرعة
اور اس طرح کی غرافات باتیں جو سوا حق الحاد اور اگر ایسا کہ میں کہتی ہیں کہ اگر اس میں طاعت حق اور شریعت نبوی
 النبوية وعدم الاعتماد على الكتاب والسنة واجماع الامة فالواجب على كل من سمع
کی حکایت ہی اور ہی اعتقاد قرآن و حدیث اور اجماع امت کی سو واجب ہی اس پر جو ایسی طاعت کو سمجھو
 امثال تلك الاقاويل الباطلة الانكار على قائله والجزم ببطلان كلامه بلا شك ولا ريب
کو شک اور ہی ترد اور بغیر تردفت قائل کی اس کام کو یہود و اہمات سمجھی
 ولا توقف ولا فهو يكون من جملتهم ويحكم عليه بالزندقة فانهم لما كانوا في الاعتقاد
انہیں ترد ہی ایسی کہ میں داخل ہی اور اس پر حکم کہ کہہ سکتا کیوں کہ ان کی اعتقاد جب
 بهذه المرتبة كان بينهم وبين الشيطان مناسبة فيهم في بعض الاوقات اشياء
اس نسبت کو پہنچا تو انہیں اور شیطان میں ایک رابطہ پیدا ہو گیا یہ وہ شیطان اذ کو بعض دفعہ کہی جاتی وغیرہ کہتے ہیں
 من الانوار وغيرها فيغترون بها ويظنون انهم محسنون وعند الله مكرمون ولا يعلمون
ہیں یہ قوم جو کہہ کہہ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم کیا خوب عن کرتے ہیں اور خدا کی نزدیک ہم عزت والی ہیں اور شیطان
 ابن الشيطان لا يزال يحسن لاهل الخلو والرباب الرياضة ان يعملوا بحواجهم ثم يراهم
کہ شیطان ہمیشہ انہوں کو اور ریاضت کی تدوین میں لگا دیتا ہے کہ انہوں کو انہوں کی انوار
 من غير تحكيم الشرع فيها فيقولون القلب اذا كان محفوظا مع الله تعالى يكون خواطر
ہوئی سو طاقت شیع کی عمل کیا کرتی ہیں یہ کہتی ہیں کہ دل جب اللہ کی طرف سے محفوظ ہوتا ہی تو اس کی سب خطرات خلاصی
 معصومة عن الخطاء وهذا من اعظم كيد العدو فيهم لان الخواطر ثلاثة انواع رحمانية
ایسی ہوتی ہوتی ہیں اور یہ دو کی حق میں دشمن کا ہر ایسی دھوکہ ہے کیوں کہ خطرات تین طرح کی ہوتی ہیں رحمانی
 وشيطانية ونفسانية فلو بلغ الانسان ما بلغ من الرياضة والمجاهدة فمعه شيطانه
اور شیطان اور نفسانی یہ ہر انسان کیسی ہی ریاضت اور مجاہدہ کیا کری
 ونفسه لا يفارقانه الى الموت والشيطان يجري منه مجرى الدم والعصمة ليست
اور نفس اس کی ساتھی رہتی ہیں رقی دم تک جدا نہیں ہوتی اور شیطان اس میں ایسی بہرہی جیسی یہ نہیں خون اور عصمت صرف
 الا للرسول الذين هم وسائط بين الله تعالى وبين خلقه في تبليغ امره ونهيه ووعدة
انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم کا خاصہ ہی جو کہ وہ میان پاک پروردگار اور اس کی خلقت کی واسطہ ہیں واسطی پہنچا دینی امر اور نہی اور جزا
 ووعيده ومن عداهم ليس بمعصوم ومن ظن انهم يستغني عما جاء به الرسول بما يلقى
اور سزا اور سوار انبیا کی کوئی معصوم نہیں ہیں اب اس جو شخص یہ خیال کری کہ جو احکام نبوی کی کبر حاجت نہیں سمجھو وہ ہی کافی ہی
 في قلبه من الخواطر فهو من اعظم الناس كفرا لان ما يلقى في القلب يحتمل ان يكون من
جو دلیں خطرات آتی ہیں سو وہ ہر ایسی کفر ہی اس کی کہ دلیں جو خطرہ آتا ہی تو شاید کہ
 القاء النفس والشيطان فلا عبرة به ولا التفات اليه حتى يعرض على ما جاء به الرسول
وہ نفس اور شیطان کی طرف سے کیا ہو بہر اس کا کیا اعتبار ہی اور خدا و مہرہ جو کہ احکام نبوی کی مقابل ہو سکی

الكبير من ليزن افعاله واوقواله واحواله بميزاني الكتاب والسنة ولم يتهم بخواطره فلا قدومه
 جو شخص اپنی افعال اور اقوال اور احوال کو کتاب اور سنت کی تازو میں دیکھ کر اپنی دلی خطوں کو سمجھا دے جاتی تو اس کو
 فی دیوان الرجال وقال ابو یزید البسطامی لو نظرتم الی رجل اعطی انواعاً من الکرامات حتی خرج
 مردوں میں شمار مت کرو اور ابو یزید البسطامی فرماتی ہیں اگر تم ایک شخص کی طرح طرح کی کرامتیں دیکھو
 فی الهراء ومشی علی الماء فلا تغتروا به حتی تنظروا کیف تجددونه عند الامر والنهی حفظ
 الباطنی ہی ہمارے ہاں ہر بابائی پر ہر تاجر کو ہی اس کی فریب میں نہ آؤ جبکہ یہ نہ جانے کہ اس کا امر اور نہی اور حفظ
 الحدود واداء احکام الشریعة وقال الجنید البغدادی الطرق الی الله تعالی بعد انفا س
 حدود اور احکام شرعی میں کیسا ہی اور جنید بغدادی فرماتی ہیں اس کے ان کی رستی اتنی میں جتنی نفوس
 الخلائق وکلها مسدودة علی الخلق لعل من اقفی اثر الرسول وحکی انما فقی بقتل الخلائج
 خلقت کی اور وہ سب خلقت پر بند ہیں بجز اس کی جو رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رست میں کہیں جاتی ہے
 لاجل ما صدر عنه من قوله انا الحق فانظروا بها العاقل الطالب للحق ان هؤلاء الکرام مع
 فتویٰ انا الحق کی کہتی پر دلاتا اسباب ہر شیء حق کی طالب دیکھتے کہ ان تمام بندوں کی با
 کونهم عظماء مشائخ الطريقة وکبراء ارباب الحقیقة قد تمسکوا بالشریعة ولم یخالفوها
 وہو دیکھ کر طریقہ کی بڑی بڑی مشائخ اور حقیقت کی بڑی بڑی بزرگ لوگ ہیں کیسا شریعت کی تمسک کیا اور کسی بات میں
 فی شیء اصلاً فلی هذا یجب علی العبد المشتغل بالذکر ان یقتسک بالشریعة فی جمیع اوقاله
 اسے مخالفت نہیں کی باقی لحاظ شخص نوکر مشغول پر واجب ہی کہ اپنی تمام اقوال اور افعال اور احوال میں شریعت کی تمسک
 وافعاله واحواله ولا یخالفها فی شیء اصلاً لکن ینبغی ان یعلم ان المورث النافع من المذکر هو الذکر
 کیا کریں اور شریعت کی اصل مخالفت کیا کریں لیکن یہ بھی سمجھ لینا چاہی کہ اگر موزر اور مفید وہ ہی جو
 علی المدوام مع حضور القلب فاما الذکر مع ذہول القلب فهو قليل الحدی لان الذکر
 ہمیشہ اور دائمی دلی توجہ ہی ہو اور موزر دلی غفلت کہ ساتھ ہوتا ہی وہ فائدہ خوب نہیں دیتا کیونکہ ذکر کا
 اولاً و آخر اوله یوجب الانس والحب و آخره یوجبہ الانس والحب والمطلوب ذلک الانس
 ایک ابتدا ہی اور ایک انتہا ہے من اگر کسی محبت اور انس ہوتا ہی اور انتہا میں ذکر کا انس اور محبت پیدا ہوتی ہی اور مقصود ہمیشہ ہی انس
 والحب لان الذکر فی ابتداء امره یمکن متکلفاً فی صرف قلبه عن الوسوس الی ذکر الله
 اور محبت ہوتی ہی کیونکہ ذکر اول حال میں تو اپنی دل کو ہنر و تکلف و وسوسوں کی شکار ذکر کی طرف نکلتی ہی
 فان وفق للمداومة انس به وانعزل فی قلبه حب المذکور وصار مضطراً الی کثرة ذکره
 پھر اگر اس کو عادت کی توفیق ہوئی تو اسی انس ہوتا ہی اور اس کی دل میں وہ محبت بڑھ کر ہوتی ہی اور کثرت ذکر کی طرف بیکرا ہوتا ہی
 بحيث لا یصیر عنه لان من احب شیئاً اکثر ذکره و من اکثر ذکر شیء ولو تکلفاً یقیم فی
 ایسا کہ وہ صبر نہیں آتا کیونکہ جو شخص کسی شیء کو محبوب کہتا ہی تو اس کا ذکر بہت کیا کرتا ہی اور جو شخص کسی شیء کا ذکر بہت کرتا ہی اگر وہ تکلف ہی پر
 قلبه حبه والحاصل ان الذکر یمکن بالتکلف الی ان یشتر الانس بالمذکور والحب له ثم
 اس کی دل میں محبت ہوجاتی ہی حاصل ہوتا ہی کہ ابتدا میں ذکر تکلف ہی ہوتا ہی آخر کو ایسا انس اور محبت ہوجاتا ہی کہ
 یستغنی الصبر عنه فیصیر الموجب موجباً والضرر مقراً ثم اذا حصل للذکر الانس بذکر الله
 اس کی صبر و شوق ہوجاتا ہی پھر تو بالعکس یعنی عاشق معشوق ہوجاتا ہی اور غالب مطلوب ہر جب ذکر کرے یا دانی ہی محبت ہوجاتی ہی

[illegible]

